REGD. No. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۔۔ ۱۲ صلح ۱۳۳۹ ہش ۔۔ ۱۲ جنوری ۱۹۶۰ء ۔۔ نمبر ۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

— کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع —

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۱ جنوری بوقت دس بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

پاکستانی فوجیں ہر ناگہانی صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں

بری، بحری اور فضائی فوجوں کے اعلیٰ کمانڈروں کا اعلان

راولپنڈی ۱۱ جنوری۔ کل ملک بھر میں یوم افواج کا جشن بڑے شاندار طریقہ سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر تینوں فوجوں کے اعلیٰ کمانڈروں نے اپنے پیغامات میں کہا ہے کہ ملک کی دفاعی فوجیں ہر ناگہانی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہیں۔ اور وہ مادر وطن کی حفاظت کے سلسلے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گی — بری بحری اور ہوائی فوجوں کے ساز و سامان کی نمائش بھی کی گئی۔ یہ دن آئندہ ہر سال جنوری کے دوسرے اتوار کو منایا جایا کرے گا۔ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ عوام اپنی مسلح افواج کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کریں۔

کل ملک بھر میں جھنڈیاں فروخت کی گئیں جن کی آمدنی جوانوں کی بہبود پر صرف کی جائے گی۔ آج فلیگ مارچ عمل میں آئی۔ پرواز کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس طرح پی۔ ٹی۔ لوک ناچ، فلم شو۔ اور رنگا رنگ تفریحی پروگرام دکھائے گئے۔ ڈاک خانہ نے یادگار کے طور پر نئے ٹکٹ جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کل ریڈیو پاکستان سارا دن خاص پروگرام نشر کرتا رہا۔

— اکرا ۔ ۱۱ جنوری۔ گھانا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ اس سال گھانا آزاد جمہوریہ بن جائیگا لیکن کامن ویلتھ کے مسائل میں سرگرمی سے شریک رہے گا۔

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۱۱ جنوری۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ محترمہ بشیرن صاحبہ رضی اللہ عنہا آج مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۰ء بروز دوشنبہ بوقت ۷ بجے صبح وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۹۰ سال سے اوپر تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب لودھیانوی مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص و ممتاز خادم حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ تھیں نماز جنازہ آج نماز عصر کے بعد مسجد مبارک کے قریب والے میدان میں ادا کی جائیگی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

— کی صحت —

ربوہ ۱۱ جنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دو دن سے نسبتاً بہتر ہے صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد
ربوہ

باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں کھیل کے عظیم الشان مظاہروں کی توقع

ملک بھر کی مشہور ٹیموں کی طرف سے شمولیت کی اطلاعات موصول ہو گئیں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ نہایت تزک و اہتمام سے اپنا دوسرا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۱۴۔۱۵۔۱۶۔ جنوری کو منعقد کر رہا ہے۔ ٹورنامنٹ کمیٹی اس سلسلہ میں وسیع پیمانہ پر باسکٹ بال گراؤنڈز اور مہمان کھلاڑیوں کے قیام و طعام کے انتظامات پایۂ تکمیل تک پہنچا رہی ہے۔ ملک بھر کی نامور ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں شرکت کر رہی ہیں۔ چنانچہ پولیس ۲ برادرز۔ بمبئی سپورٹس کراچی۔ نیز سرگودہا لائل پور اور لاہور کے کالجز۔ اور آرمی انجینئرز کی ٹیموں کی طرف سے شمولیت کی اطلاعات پہنچ چکی ہیں۔

غالب توقع ہے کہ یہ ٹورنامنٹ گزشتہ مستحسن روایت سے بھی بڑھ کر دلچسپ اور عمدہ کھیل کا مظہر ہوگا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۰ء

احیائے اسلام کا طریقہ

(۲)

معاصر نے صدر اول کی کامرانیوں کا نقشہ بڑی وضاحت سے پیش کیا ہے اور خود ہی یہ سوال کیا ہے کہ

اسکے برپا کرنے کا طریق کیا ہے؟

اس کا جواب جو معاصر نے دیا ہے یہ ہے کہ

"اللہ تعالےٰ خود قرآن کریم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض اور آپ کا مشن ان الفاظ میں تعیین فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ وہ زندگی کے تمام نظاموں (؟) پر اللہ کے مقرر کئے ہوئے نظام زندگی کو غالب کر دے" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کار نامہ رسالت اس ادا کیا کہ ..... الخ

اس عبارت میں اگرچہ نادانستہ طور پر معاصر نے حقیقت کی طرف اشارہ کر دیا ہے لیکن اس نے سوال کا بظاہر کوئی ایسا جواب نہیں دیا جو موجودہ مسلمانوں کے لئے عملی سبق رکھتا ہے۔ آنحضرت صلعم ایسا نظام برپا کرنے میں اس لئے کامیاب نہیں ہوئے تھے کہ آپ کوئی بڑے حکمران تھے یا بڑے سیاستدان تھے بلکہ اس لئے کامیاب ہوئے تھے کہ آپؐ اللہ تعالےٰ کے رسول تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اسوۂ حسنہ بنایا تھا۔ جو سعید روحوں کے اندر ایک لگن کی شمع روشن کر سکتا تھا۔ آپ کا وجود اللہ تعالےٰ کے وجود پر ایک زندہ نشان تھا۔ جو انقلاب آنحضرت صلعم نے پیدا کیا تھا وہ آپ کی رسالت کی وجہ سے پیدا ہؤا تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا انقلاب کیا پھر نہیں پیدا ہو سکتا کیونکہ آنحضرت صلعم تو اپنی حیات طیبہ کا دور ختم کر کے دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں؟ اس کا جواب قرآن کریم میں ہی موجود ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کا وہ وعدہ ہے جو اس نے فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں نے نصیحت اتاری ہے اور ہمیں اس کے محافظ ہیں۔ اس کی تشریح حدیث میں یہ کی گئی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہوں گے۔ جو دین کی تجدید و احیاء کریں گے چنانچہ ایسے مجددین متواتر آتے رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں نے ان کا دامن پکڑنے کی بجائے حکمران اور سیاستدانوں کا دامن پکڑا۔ مجددین تو اپنا کام کرتے رہے اور انہوں نے رسالت محمدیہ کی شمع کو جلتے رکھا ہے۔ مگر کم لوگوں نے اس کی لگن اپنے دل میں لگائی اور ہوتے ہوتے اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی حکومت برپا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں وہ بھی اللہ تعالےٰ کے اس مقررہ پروگرام کے منکر ہیں۔ اور اپنی عقل سے انقلاب لانا چاہتے ہیں اور بس۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے جو کچھ صدر مملکت نے فرمایا ہے اور جو کچھ معاصر نے کہا ہے۔ وہ درست ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو اخلاقی اور روحانی اقدار کی جستجو اور حصول کے لئے اپنے دلوں اور دوسروں کے دلوں میں ایک زبردست لگن کی شمع روشن کرنے اور نظم حکومت اور عوام کو مل کر ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ بغیر کوشش کے صراط مستقیم نہیں مل سکتا۔ حق کے متلاشی ہی حق کو پا سکتے ہیں۔ جو زندہ پابند ہاس لئے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ حق کی تلاش اور حق کے قیام کے لئے کوشش کرے۔ جب تک وہ ایسا نہیں کرے گا۔ اس وقت تک وہ الہٰی پروگرام جو اس نے روحانی اور اخلاقی انقلاب کے لئے مقرر کیا ہے اس پر واضح نہیں ہو گا۔ ایسا انقلاب لانے کے لئے الہٰی پروگرام اپنی جگہ پر موجود ہے۔ لیکن اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو اس پر چلنے کی تڑپ رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے بھی جب الہٰی پروگرام پیش کیا تھا تو سعید روحوں نے ہی اس کو قبول کیا تھا۔ شقی اس سے محروم رہے تھے۔ اور ہمیشہ ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں بھی فرماتا ہے:۔

الذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا
(عنکبوت ۷)

یعنی جو لوگ ہمارے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم انہیں ضرور اپنے پانے کے راستوں پر گامزن کر دیتے ہیں۔ اس لئے حق کو پانے کے لئے جدوجہد کرنا نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ اس سے غافل ہو جاتے ہیں اور اسکی طرف رجوع نہیں کرتے اور نہ اس کی تلاش میں مشقت اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بھی ان کی رہنمائی نہیں کرتا اور نہ ان کو کوئی مدد دیتا ہے۔ اس لئے جب تک ہم اس کی تلاش میں نہ لگ جائیں گے۔ اس وقت تک ہم صراط مستقیم نہیں پا سکتے اسلئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم

یعنی اے ہمارے خدا ہمیں سیدھے راستہ پر چلا اس سے پہلے اللہ تعالےٰ نے یہ بھی سکھایا ہے کہ ہم اس کی عبادت میں اس سے استمداد کریں

ایاک نعبد وایاک نستعین

یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی استمداد بھی کرتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ ایک طرف اسلام کا سیدھا راستہ پانے کے لئے ہماری طرف سے کوشش ہونی ضروری ہے بغیر کوشش کے ہم سیدھا راستہ نہیں پا سکتے دوسری طرف سیدھا راستہ اللہ تعالےٰ نے خود متعین کر رکھا ہے۔ ہماری جدوجہد ہمیں اس راستہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ لیکن اگر ہماری جدوجہد اللہ تعالےٰ کے متعین کئے ہوئے سیدھے راستہ کے پانے کے لئے نہ ہو تو یہی ہمارے راستہ میں روک بن جاتی ہے۔ اور ہم بھٹک کر کہیں کے کہیں نکل جاتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہم سب سے پہلے الہٰی پروگرام کو معلوم کرنے کی کوشش کریں تاکہ اس کے مطابق عمل کر کے منزل مقصود حاصل کر سکیں۔ اسکے بغیر روحانی اور اخلاقی اقدار پر ہمارا یقین محکم نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک کسی بات پر یقین محکم نہ ہو اس کو حاصل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے جو انقلاب پیدا کیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے صراط مستقیم پر سعید روحوں میں یقین محکم کی آگ لگا دی تھی۔ یہ انقلاب پہلے دلوں میں پیدا کیا گیا تھا کسی مصنوعی ذریعہ سے اوپر سے نہیں ٹھونسا گیا تھا۔

صدر مملکت کا یہ کہنا بجا ہے کہ نوجوانوں کو روحانی اور اخلاقی اقدار کے حصول کے لئے اپنے دلوں میں لگن کی شمع روشن کرنی چاہیئے اور نہ صرف اپنے دلوں میں بلکہ دوسروں کے دلوں میں بھی۔ اسکے بغیر کوئی حقیقی انقلاب برپا نہیں ہو سکتا اور نہ وہ دیرپا ہو سکتا ہے۔ جو انقلاب اوپر سے ٹھونسا جاتا ہے وہ جلد ہی اپنی طاقت کھو دیتا ہے۔

آج کچھ دلخستگانِ مصطفٰے بھی آئے ہیں

منزلِ صدق و صفا میں ابتلا بھی آئے ہیں
راستے میں چشمۂ آبِ بقا بھی آئے ہیں

رند ہی بادہ کدہ کا باعثِ رونق نہیں
رات کی تاریکیوں میں پارسا بھی آئے ہیں

تو نے دیکھے ہیں بہت ہیروں کے رانجھے اے جناب
آج کچھ دلخستگانِ مصطفٰے بھی آئے ہیں

کرتی ہے برپا زمیں جب کفر و باطل کے امام
آسماں سے بندگانِ حق نما بھی آئے ہیں

مُردے زندہ جس جگہ تنویرؔ ہوتے ہیں وہاں
جاں ہتھیلی پر لئے درد آشنا بھی آئے ہیں

حضرت مولوی عبد المغنی خانصاحب رضی اللہ عنہ

اذکروا موتٰکم بالخیر (حدیث نبوی)

از مکرم محمد وقیع الزمان صاحب ربوہ

(۲)

خدا کی نوکری

غالباً چودہ پندرہ سال کی عمر ہوگی کہ آپ نے ایک روز گھر سے باہر کھیتوں باغوں کی تنہائی میں اللہ تعالےٰ کے حضور عہد کیا کہ آپ اس کے دین کی خدمت میں ہی اپنی زندگی صرف کریں گے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ جس روز انہوں نے یہ عہد کیا اُسی روز قائم گنج کے ایک مجذوب نے جب انہیں دیکھا تو مولوی صاحب کے رشتہ داروں کو مخاطب کر کے کہا "یہ تو آج نوکر ہو گئے ہیں" لوگ ان مجذوب بزرگ کی بات کو بالکل نہ سمجھ سکے اور ہنستے رہے۔ مگر میرا دل سمجھ گیا کہ یہ کس نوکری کی طرف اشارہ ہے۔

اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کا جذبہ جو اس کم عمری کی حالت میں حضرت مولوی صاحب میں اس شدت کے ساتھ موجود تھا۔ ساری عمر آپ کے کردار کا نقطۂ مرکزی رہا۔ جب آپ علی گڑھ گئے تو وہاں سید ظفر الحسن مرحوم سے جو آپ کے ساتھ طالب علم تھے دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ وہاں بھی ایک روز سید ظفر الحسن نے اور میں نے تنہائی میں اللہ تعالےٰ کے حضور عہد کیا تھا کہ ہم دونوں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت اور اس کی خوبیوں کو دنیا کے سامنے اُجاگر کرنے میں اپنی زندگیاں صرف کریں گے۔ سید ظفر الحسن صاحب مرحوم کو اگرچہ احمدیت کے قبول کی توفیق نہیں ملی لیکن انہوں نے اپنے عہد کو اپنی علمی خدمات کے ذریعے سے پورا کیا اور یورپ کے فلسفے کی پوزیشن کو انتہائی فاضلانہ تصانیف کے ذریعے ثابت کیا جن میں سے بعض یورپ کے کالجوں میں فلسفہ کے نصاب میں داخل کر لی گئیں۔ اُدھر حضرت مولوی عبد المغنی خانصاحب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے اس سے بھی اعلےٰ طریق سے اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا شرف حاصل ہوا بلکہ آپ بحیثیت صدر انجمن احمدیہ کے ایک ناظر کے تقریباً تیس ۳۰ سال تک خدا تعالےٰ کی جاری کردہ عظیم الشان رَو کے ایک نہایت ہی اہم دھارے کے طور پر کام کرتے رہے۔ وہ رَو جسے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت اور سربلندی کے لئے اپنے فرستادہ کے ذریعہ خود جاری فرمایا اور جس کے لئے مقدر ہے کہ کفر اور تثلیث کا پہاڑ اپنی تمام ظاہری عظمت اور قوت کے باوجود بالآخر اس کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہہ جائے گا۔

حضرت مولوی صاحب نے جس طرح اپنے عہد کو نباہا اس کی ہلکی سی جھلک ذیل کے واقعات میں نظر آئے گی۔ جب آپ نے انٹرنس پاس کیا تو بوجہ خاندانی خدمات کے گورنمنٹ کی طرف سے آپ کے بزرگوں کی معرفت نائب تحصیلداری کی پیش کش کی گئی جو آپ نے ردّ کر دی۔ جب آپ نے کالج میں سیکنڈ ایر کا امتحان پاس کیا تو آپ کو تحصیلداری کی پیش کش کی گئی وہ بھی آپ نے ردّ کر دی۔ جو اصحاب سنہ ۱۹۱۰ء میں قریب کے زمانہ کے حالات سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس زمانہ کے لحاظ سے تحصیلداری کی پیش کش کو قبول نہ کرنا ایسا ہی تھا جیسے آجکل کے حالات میں بڑے سے بڑے گورنمنٹ کے عہدے کو ردّ کر دینا۔ جب آپ نے بی ایس سی کا امتحان دیا تو باوجود اس کے کہ علیگڑھ کالج میں اس وقت بعض مضامین پڑھانے کے انتظامات غیر مکمل ہونے کی وجہ سے آپ اس امتحان میں کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ آپ کو کالج کی طرف سے ایک ساتھ دو خط موصول ہوئے ایک خط کالج میں ڈیمانسٹریٹر کے عہدہ کی فوری پیش کش کا تھا۔ اس عہدہ کو قبول کر کے آپ نہ صرف یہ کہ آئندہ سالوں میں سائنس کی تعلیم اور ریسرچ کو جاری رکھ سکتے تھے جس کا آپ کو انتہائی شوق تھا بلکہ ایک نہایت ہی اچھا کیریئر بھی آپ کے سامنے کھلا رہا تھا دوسرے خط میں یہ اطلاع دی گئی تھی کہ علیگڑھ مسلم کالج کی طرف سے اُن دنوں جو دو طالب علموں کے ناموں کی سفارش ہر سال انڈین سول سروس کے لئے جاتی تھی۔ ان میں آپ کا نام بھی حکومت ہند کو بھیج دیا گیا ہے۔ چونکہ پہلے خط کا جواب فوری طور پر مانگا گیا تھا اس لئے آپ یہ دونوں خط لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوئے حضرت اقدس نے پوچھا کہ آپ کی اپنی مرضی کیا ہے مولوی صاحب نے عرض کیا "میری اپنی مرضی تو یہ ہے کہ مجھے اگر قادیان کی گلیوں میں جوتے مرمت کرنے کی خدمت بھی سپرد کر دی جائے تو وہ مجھے دنیا کی بادشاہتوں سے زیادہ عزیز ہے" یہ سُن کر حضور نے فرمایا کہ پھر آپ یہیں ٹھہر جائیں۔ اور کچھ عرصہ بعد پندرہ روپے ماہوار مشاہرہ پر ہائی سکول میں ٹیچر مقرر فرما دیا۔

عبادت کی لذّت

فرمایا۔ جب میں اٹاوہ میں بورڈنگ ہاؤس میں تھا تو اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے فضل سے عبادت کی خاص الخاص لذّت سے روشناس کیا۔ ان ایام میں اللہ تعالےٰ رات کی تنہائی میں ایسے میٹھے سبق پڑھاتا کہ اُن کی لذت میرے دل اور روح کے ایک ایک گوشے میں سما جاتی۔ فرمایا یہ سلسلہ کچھ عرصہ تک جاری رہا۔ لیکن پھر اچانک ایک دن بند ہو گیا۔ اور اس کے بعد باوجود میری انتہائی بیتابی اور بے قراری اور گریہ وزاری کے پھر جاری نہ ہوا۔ جب میری بے قراری انتہا کو پہنچی تو اللہ تعالےٰ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ کچھ عرصے بعد تم ایک شخص سے ملو گے اب اس کے ذریعہ ہی یہ سلسلہ تمہارے لئے دوبارہ جاری ہوگا۔

قبول احمدیت

مندرجہ بالا واقعہ اٹاوہ کا ہے جبکہ آپ ابھی ہائی سکول کے طالب علم تھے چند سال بعد جب آپ علیگڑھ کالج میں داخل ہوئے تو وہاں طلباء کی مجلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور احمدیت کا ذکر مخالفانہ رنگ میں آپ کے کانوں پڑنے لگا ایک روز کسی ایسی ہی مجلس میں کسی شخص نے حضرت اقدس علیہ السلام کے متعلق کہا کہ مرزا صاحب (نعوذ باللہ) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں فرمایا۔ میں نے جب یہ سُنا تو میں نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے چاہا کہ اس شخص کے خلاف جس کی طرف یہ گستاخی منسوب کی جا رہی ہے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف) کچھ کہوں لیکن وہ الفاظ جو میرے دل میں تھے ابھی حلق تک نہیں پہنچے تھے کہ فوراً اللہ تعالےٰ کی طرف سے القاء ہوا کہ خبردار اس شخص کے خلاف کوئی لفظ زبان سے نہ نکلے یہ وہی بزرگ ہے جس کے ذریعے وہ سلسلہ تمہارے لئے دوبارہ جاری ہوگا جو اٹاوہ میں منقطع ہوا تھا۔

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کچھ ہی عرصہ بعد میں قادیان آ گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی سے مشرف ہوا۔

طلب علم

علم کی خواہش حضرت مولوی صاحب میں بدرجۂ اتم تھی۔ آخری عمر میں بھی جبکہ آپ پر کمزوری کا غلبہ تھا آپ نے سائنس کا مطالعہ ہمیشہ جاری رکھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالےٰ مجھے اپنے دین کی خدمت کے راستے پر نہ ڈال دیتا تو میں سائنس کی تعلیم اور ریسرچ کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتا۔

فرماتے تھے مجھے سائنس کے ایک مضمون (راقم کو اس وقت اچھی طرح یاد نہیں رہا غالباً علم الحیوٰۃ تھا) خاص دلچسپی تھی اور میں اپنے بی ایس سی کے مضامین میں اس کو شامل کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت علیگڑھ کالج میں اس مضمون کی پریکٹیکل تعلیم کا انتظام بعض لحاظ سے ناقص تھا جس کی وجہ سے اس وقت تک علیگڑھ کالج کا کوئی بھی طالبعلم بی۔ ایس سی میں یہ مضمون لے کر یونیورسٹی کے امتحان میں پاس نہیں ہوا تھا۔ میں چونکہ بہرحال یہ مضمون پڑھنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اس کے لئے اپنا نام دے دیا۔ میرے بعض قریبی دوستوں اور بہی خواہوں کو اس کا علم ہوا تو وہ میری ہمدردی کی خاطر مجھے سمجھانے آئے کہ اس مضمون کو تبدیل کر دو کیونکہ موجودہ حالات میں اس مضمون میں پاس ہونا ناممکن ہے مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میرا جواب ان کو یہ تھا کہ میں جو اس کالج میں آیا ہوں تو صرف اور صرف سائنس پڑھنے کے لئے۔ یونیورسٹی کی سند لینے کے لئے نہیں آیا جہاں تک امتحان پاس کر کے سند لینے کا تعلق ہے اگر مجھے کوئی کہے کہ تم اپنے دائیں طرف دیکھ لو تو ہم تمہیں بی ایس سی کی سند دیتے ہیں تو میں اس سند کی خاطر اپنی گردن موڑ کر دائیں طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کروں گا۔

اکلِ حلال

فرمایا کرتے تھے روحانی ترقی کے لئے اکلِ حلال انتہائی ضروری بلکہ بنیادی شرط ہے اس کی وضاحت اس طرح فرماتے تھے کہ دوسرے گناہوں میں اور ناجائز کمائی کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ دوسرے گناہ توبہ سے بالکل دُھل جاتے ہیں اور ان کو ترک کر کے انسان ایک نئی زندگی شروع کر سکتا ہے لیکن وہ ناجائز لقمہ جو ایک بار جزو بدن بن گیا اس کا مکمل استیصال انسان کے بس میں نہیں رہتا اور گو

توبہ سے اللہ تعالیٰ سب کچھ معاف فرما دیتا ہے لیکن ناجائز کمائی سے پلا ہوا بدن انسان کے ضمیر پر اعمال پر اور اس کی روح پر تادم مرگ ایک بوجھ بنا رہتا ہے

حضرت مولوی صاحب کا اپنا عمل اس بارے میں یہ تھا کہ طالب علمی کے زمانہ میں اپنے والد کا بھیجا ہوا روپیہ اور چیزیں اس لئے استعمال کرنا ترک کردی تھیں کہ وہ پولیس میں ملازم تھے اور اس محکمہ کی شہرت اچھی نہیں تھی اپنی پڑھائی کا خرچ اپنے ماموں سے بطور قرض لیتے تھے۔

نظام کی پابندی

خلیفۂ وقت کی اطاعت تو آپ کا جزوِ ایمان تھی لیکن عام نظام کی پابندی بھی انتہائی اخلاص اور احتیاط کے ساتھ فرماتے اور دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتے۔ مجھے یاد ہے کہ زمانہ طالب علمی میں ایک بار میں ان کے مکان پر ملنے گیا۔ مغرب کے بعد کا وقت تھا اور گرمیوں کے دن تھے حضرت مولوی صاحب وہاں موجود نہ تھے۔ اس لئے بعض اور دوستوں سے مردانہ صحن میں باتیں ہونے لگیں۔ گفتگو کے دوران میں میں نے بورڈنگ احمدیہ کے بعض قواعد پر جو مجھے ان دنوں اپنے پر گراں گذرتے تھے کچھ نکتہ چینی کی۔ حضرت مولوی صاحب اُس وقت مکان کی چھت پر آرام فرما رہے تھے جہاں انہوں نے میری گفتگو سن لی فوراً گھبرا کر چھت کی منڈیر پر آئے اور مجھے ڈانٹ کر اس گفتگو سے منع کردیا اور فرمایا۔ ”تم قوانین کی پابندی کی نسبت اُن پر اعتراض کرنا زیادہ آسان سمجھتے ہو اس لئے یہ باتیں کررہے ہو“

میں نے اپنے ساتھ اتنا غضب ناک ان کو کبھی نہیں دیکھا۔

خود اپنے متعلق ایک موقعہ پر فرمایا کہ میری تو یہ حالت ہے کہ طالب علمی کے زمانہ میں بیت الخلاء کے استعمال کی بابت وہاں کے مہتر نے اپنی سہولت کی غرض سے جو قوانین بنائے ہوئے تھے میں تنہائی میں بھی ان پر اسی طرح احتیاط سے عمل کرتا جس طرح سکول کے ہیڈ ماسٹر کے حکموں کی۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے والد بزرگوار ماسٹر محمد علی خانصاحب اشرف بحارضہ دائمی نزلہ کھانسی اکثر بیمار رہتے ہیں کمزور از حد ہو چکے ہیں۔ بیوی اور بچہ بھی بیمار ہیں نیز بندہ مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب مریضان کی شفایابی اور بندہ کی مشکلات دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خادم زادہ احمد علی خان وثیقہ پٹواری جیونٹ)

(۳) کھانے کے بعد انہیں صابن سے صاف کریں تو مٹی کے برتنوں کی صفائی کا مسئلہ آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔

(۴) اپنے اوقات بجائے ادھر ادھر گھومنے کے ذکر الٰہی اور سلسلہ کی بہبودی کے لئے سکیمیں سوچنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے طریقوں پر خرچ کئے جائیں۔ غرضیکہ ہم ان مبارک ایام میں جسمانی فکری اور قلبی صفائی کا پورا پورا نمونہ دکھائیں تا ہمارا سوا ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین۔

سچائی اور خدمت خلق کی بہر و ح اور چنگاری بہت دیر کے بعد کسی فنا فی اللہ کے قلبی صافی میں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بہت کم لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ان اوصاف کے ذریعہ ہم اپنے جسموں۔ ذہنوں اور قلبوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندہ تعلیم کے مطابق انقلاب حقیقی پیدا کریں تا ہر لحاظ سے انسانی شرف کا معیار بلند ہو اور غلامی و پستی کی دیرینہ سلاسل ٹوٹ جائیں۔ خدا معلوم پھر یہ دن آئیں یا نہ۔ حضور فرماتے ہیں ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

دعائے مغفرت

بندہ کی دادی صاحبہ مورخہ ۹ و ۱۰ جنوری کی درمیانی شب کو ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(ماسٹر محمد بخش تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ولادت

مکرم سید عبد الباسط صاحب نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۳ دسمبر کو ایک اور بیٹا عطا فرمایا ہے یہ آپ کا چوتھا فرزند ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے عبد القیوم نام تجویز فرمایا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ لمبی اور باقبال عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

جلسہ سالانہ پر صفائی کی ضرورت

(از مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ریٹائرڈ۔ ربوہ)

ہمیں اپنے جسم اور ماحول کو صاف رکھنے کی ویسے تو ہر وقت ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس کے بغیر روح کی پاکیزگی ممکن نہیں۔ (طیّب روح طیّب جسم میں ہی رہ سکتی ہے) لیکن اجتماعوں کے مواقع پر یہ ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات اس میں ذراسی کوتاہی خطرناک نتائج کا موجب ہوتی ہے لہٰذا ہمارے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم جلسہ سالانہ پر اپنے اوقات اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں گذار کر اس کا قرب حاصل کریں وہاں یہ بھی لازمی ہے کہ ساتھ ساتھ ہم صفائی تنظیم اخلاق اور خدمت خلق کا ایسا مظاہرہ کریں کہ ہمارے جسم اور دماغ دونوں تعلق اللہ کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ ذہنی طہارت (فکر و عقل) اور اخلاق و عمل صالحہ کے بغیر روحانیت کا حاصل ہونا محالات سے ہے کیونکہ یہ چیزیں آپس میں لازم ملزوم ہیں۔

ہمارے اجتماعات جہاں وعظ و نصیحت سننے کا موجب ہوتے ہیں وہاں وہ ہمارے لئے ٹریننگ کا کام بھی دیتے ہیں تاکہ ہم سال کے دوسرے اوقات میں ان مشقوں کو اپنے روزانہ کے کاموں پر وارد کر سکیں۔ ان تمام امور کو مدنظر رکھے بغیر کامیابی ممکن نہیں لیکن افسوس ہے کہ یہ باتیں ہم روزانہ سنتے اور پڑھتے ہیں لیکن جہاں تک عمل کا تعلق ہے ہم ان کی طرف توجہ بہت کم دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تقویٰ میں یہ سب کچھ شامل ہے لیکن وہ بھی تو مجاہدات کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اور جہاں اس کی کمی ہو اسے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ دعاؤں اور مزید جدوجہد کی ضرورت ہے۔ لیکن مسلمانوں نے بدقسمتی سے بخلاف اپنے سلف صالحین کے نمونہ اور دنیا کی موجودہ تگ و دو کے اس کے بالکل الٹ سمجھ رکھا ہے۔ اس ذہنیت کو بدلنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم ہر وقت اور اپنے ہر کام میں نیک نیتی کے ماتحت اپنے نفس اور دوسروں کی اصلاح دعاؤں۔ عملی نمونہ اور سمجھانے سے جاری رکھیں۔ جو کارکن کسی کام پر متعین کئے جائیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے اہل ہوں اور معمولی کمی کو خود اپنی کوشش سے پورا کرنے کی کوشش کریں پھر کام کے صحیح اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا مناسب پلان تیار کریں تا اُسے باسانی اور کامیاب طور پر سرانجام دیا جا سکے۔ نہ صرف یہ بلکہ خود کارکنوں کو چاہیئے کہ حتی الوسع کام کے عملی پہلو میں شرکت کریں اور جہاں یہ نہ ہو سکے وہاں نگرانی کی جائے یہ چیز کارکنوں پر ہی منحصر نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے کہ اپنے گھریلو حلقۂ عمل میں ان باتوں کا ایک پروگرام کے ماتحت خیال رکھے اور طوعی اور عملی طور پر اپنی ذمہ واری سے عہدہ برآ ہو تا حاجتمندوں اور معذوروں کی ضروریات اور تکلیفیں جلدی اور صحیح طور پر دور ہو سکیں۔

یہ خیال کہ جس کو تکلیف ہوگی خود چل کر ہمارے پاس آئے گا نیکی کا اعلیٰ معیار نہیں ہے۔ انبیاء علیہم السلام۔ خلفاء کرام اور ان کے سچے متبعین کی طرح خود ان کے پاس پہنچ کر ان کی دادرسی اور حاجت روائی کی جائے اور جب یہ چیز محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے طوعی طور پر کی جائے تو یہی آدمی کے لئے مقاماً محموداً کے حصول کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ پر صفائی کے متعلق میں پہلے تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ اس جگہ صرف اختصار سے بعض ضروری باتوں کے متعلق عرض کردیتا ہوں ؎

اگر در خانہ کس است۔ حرفے بس است

اور میرے خیال میں اس کام کے لئے خاص طور پر میڈیکل افسر کی خدمات حاصل کی جانی چاہئیں جو صفائی کے متعلق جلسہ کے انعقاد سے پہلے تمام ضروری انتظامات کرلے اور جلسہ کے دوران میں فارغ وقت میں تمام جگہوں کا دورہ کرکے احباب سے اس پر عمل کرائے۔

(۲) بول و براز کے لئے انہیں جگہوں کو استعمال کیا جائے جو اس کام کے لئے مقرر کی جائیں اور اس پر عمل کرانے کے لئے نگران متعین کئے جائیں یہ بہت ضروری امر ہے ورنہ اس کی خلاف ورزی سے جو حالت پیدا ہوتی ہے وہ انسانی نظافت اور روحانیت کے سخت خلاف ہے اور ایک دینی جماعت کے وقار کے منافی ہے یہی چیز زیادہ تر اس مضمون کی تمہید کے لکھنے کا باعث ہوئی ہے

(۳) پبلک جگہوں اور کمروں وغیرہ میں نہ تھوکا جائے اور نہ ہی ناک صاف کیا جائے۔ نیز کاغذ پھلوں کے چھلکے گوشت کی ہڈیاں اور روٹی کے ٹکڑے بھی نہ پھینکے جائیں۔

(۴) اگر سب دوست اور بہنیں اپنے ساتھ ایک ایک گلاس اور پلیٹ لے آئیں اور خود دم،

اتحاد بین المسلمین

(حفیظ الرحمان)

قوموں اور ملکوں کی زندگی میں اتحاد کو ایک اہم مقام حاصل ہے پوری تاریخ انسانی اس ایک لفظ سے بنی اور بگڑی ہے۔ پیدائش آدم سے لے کر آج تک نہ جانے کتنی قوموں نے اس دھرتی پر سکہ چلایا مشرق و مغرب میں حکومت کی جب تک وہ متحد رہیں۔ دنیا ان کے نام سے تھراتی رہی لیکن جونہی ان میں تفرقہ برپا ہوا وہ اس طرح مٹ گئی کہ تاریخ کے صفحات کے سوا کہیں ان کا نام نظر نہ آیا عروج و زوال امم کی یہ داستان بڑی طویل ہے لیکن اس ساری داستان سے ایک بات مترشح ہے اور وہ یہ کہ جب بھی کسی قوم نے عروج حاصل کیا تو وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح تھی پھر جب اس دیوار میں اندر اور باہر سے رخنے ڈالے گئے تو یہ دیوار دھڑام سے نیچے آرہی اور اغیار جو ان کی کمزوریوں کی تاک میں تھے اس قوم پر ٹوٹ پڑے۔

کسی بھی ملک کا استحکام اس ملک کے باشندوں کے اتحاد میں مضمر ہے۔ اگر باشندگان ملک بھائی چارہ آشتی اور یگانگت کے جذبہ سے سرشار ہیں تو ملک عروج کی منازل طے کرے گا۔ لیکن اگر ملک کے باشندے فرقہ وارانہ چپقلش یا دھڑے بندیوں اور لڑائی جھگڑوں میں مصروف ہوں گے تو یہ ملک کے مستقبل کے لئے انتہائی فال بد ہوگی۔

۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء سے قبل ہمارے ملک کی حالت بھی ان حالات سے مختلف نہ تھی۔ ملک دشمن عناصر کو کھل کھیلنے کی کھلی چھٹی تھی ستم ظریفی کی انتہا یہ تھی کہ وہ مصر و شام کے اتحاد پر تحسین و آفرین کے ڈونگرے برسا سکتے تھے۔ اور افریقہ میں افریقی قوموں کے ملاپ پر خوشیاں منا سکتے تھے لیکن وہ پاکستان کے چند صوبوں کا ایک ہو جانا نہ صرف یہ کہ انتہائی خطرناک بلکہ نقصان دہ تصور کرتے تھے اور مصر و عراق کا روس سے پینگیں بڑھانا نہ صرف جائز اور صحیح سمجھتے تھے بلکہ ان کی شان میں قصیدے کہے جاتے لیکن اگر پاکستان کسی مغربی ملک سے اپنی ترقی و بہبود کی خاطر معاہدہ کر لیتا تو یہ ان کے نزدیک گناہ کبیرہ سے کم نہ تھا۔ اور اسکی مخالفت میں وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے۔

بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مسلمان کبھی ایک قوم ہی نہ تھے اور بعض کا محبوب ترین مشغلہ صوبائی تعصب کو ہوا دینا تھا ان کی نگاہ میں تقسیم ملک سے قبل ہندو سکھ عیسائی گجراتی وغیرہ ایک قوم تھے۔ لیکن دس سال بعد سرحدی سندھی۔ پنجابی بلوچی۔ بنگالی مسلمان ایک قوم نہ ہو سکتے تھے۔

بعض طالع آزماؤں نے اسلام کے مقدس نام کو دوسرے فرقوں کے خلاف زہر اگلنے میں استعمال کرنا شروع کر دیا تھا وہ اپنی زندگی کا مقصد یہ سمجھ بیٹھے کہ مسلمان کبھی ایک ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔ اگر وہ ایک ہو گئے تو پھر ان کی دوکانداری ماند پڑ جائے گی۔ اور اس طرح انہیں وہ خسارا ہو گا۔ جو امت مسلمہ کے مٹ جانے سے بھی شاید ان کو نہ ہوتا کیونکہ اس سے ان کے ذاتی حلوے مانڈے کے ختم ہونے کا خطرہ تھا۔

کتنی رنجدہ بات ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ ہی ایسے طالع آزما لوگوں کے ہاتھوں مار کھائی ہے اس لحاظ سے جتنی دردناک تاریخ ہماری ہے شاید ہی کسی اور قوم کی ہو۔ ایک وقت تھا وندلس مسلمانوں کی تہذیب و تمدن اور جاہ و جلال کا مرکز تھا الداخل ناصر اور منصور جیسے تاجداروں نے زمانے میں ایک ممتاز مقام حاصل کیا اور یہاں کی دانشگاہیں (یونیورسٹیاں) یورپ میں تحریک احیائے علوم کا باعث ہوئیں۔ جب اسی قوم پر ادبار کی گھٹائیں چھائیں تو اس کے غداروں نے اپنے مسلمان بھائیوں کا ساتھ دینے کی بجائے حملہ آوروں کو اپنی بیٹیاں دینا قبول کیں۔ محمد ثانی اور سلیمان اعظم کی تلواریں یورپ کے عیسائیوں کی خبر گیری کرتی رہیں۔ لیکن ادھر عرب ترک جھگڑا اٹھا۔ ادھر اہل یورپ نے ان کو مار بھگایا۔

آزادی سے قبل متحدہ ہندوستان میں ہماری بدتر حالت سے کون ناواقف ہے۔ قائد اعظم نے یہ ساری چیزیں دیکھ لیں اور وہ ایک الگ ملک بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس ملک کو ہمیں بنیان مرصوص بنا دینا چاہیئے نہ کہ خود آپس میں لڑ کر اس میں رخنہ اندازی کی جائے اور اپنی قوتیں جو دشمن کی سرکوبی میں کام آنی چاہئیں آپس کی تیراندازی کو بکھیرنے کا باعث بن جائیں۔

اس وقت ہم جس دور سے گذر رہے وہ ہمیں قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم تعمیری کاموں سے نظر ہٹائیں دوسری قوموں نے ترقی کی جو منازل طے کی ہیں وہ اس امر سے عیاں ہیں۔ دنیا کی نعمتیں اور آسائشیں بھی ان کو حاصل ہیں کیا ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم فروعی جھگڑوں سے اجتناب کریں اور ذاتیات سے فوراً اونچا ہو کر سوچیں دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ کسی کی خواہ مخواہ دل آزاری نہ کریں اور اگر کسی کے سامنے اپنے نقطۂ نگاہ کو پیش کرنا بھی ہو تو نہایت احسن طریقے سے پیش کریں۔ تاکہ دوسرے کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے دوسرے کی بات کو ٹھنڈے دل سے سنیں۔ فضول لڑائی جھگڑے اور بے سود بحث مباحثے سے فریقین کو قطعاً کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ حالات پہلے سے دگرگوں ہو جائیں۔

فکر و نظر کی یک رنگی قوم کے اتحاد کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ کسی مسئلے پر درشتی کا اس کے سوا کچھ نتیجہ نہیں نکلے گا کہ فریقین کے تعلقات بگڑ جائیں گے اور بات لڑائی جھگڑے تک جا پہنچے گی۔ جو ملکی استحکام کے لئے سخت مضر ہے لہذا ہمیں ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔

ہم صرف اس صورت میں عزت کی زندگی گذارنے کے مستحق ہیں اگر ہم متحد ہیں اگر غیر مسلم اقوام اپنے مفاد کی خاطر یکجا ہو سکتی ہیں۔ تو کیا مسلمان قوم ہی ایسی گئی گذری قوم ہے کہ اسلام کے لئے متحد نہیں ہو سکتی؟ ہمیں صرف ایک ہی نہج پر سوچنا چاہیئے اور وہ یہ کہ ہم مسلمان ہیں پاکستانی ہیں۔ اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص اس نہج پر نہیں سوچتا تو نہ صرف یہ کہ وہ قومی اتحاد اور ملکی استحکام کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ خود بھی کہیں نہیں رہتا کیونکہ ع

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شامل ہوں

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں اس دفعہ بنیادی جمہوریت کے الیکشن کی وجہ سے بامر مجبوری ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء مقرر کی گئی ہیں مگر آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے گا جیسا کہ گذشتہ سالوں کی اصل تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ہی ہیں اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوگی۔ احباب اس سال نئی تاریخوں کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ اور اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں (مینیجر)

ولادت

مورخہ ۸-۱-۶۰ بروز جمعہ عزیزم محمد اجمل صاحب شاہد بی اے واقف زندگی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) کو اللہ تعالے نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد اکمل تجویز کیا گیا ہے نومولود محترم منشی سربلند صاحب پنشنر لاہور کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (خاکسار ڈاکٹر احسان علی ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور)

اُن دوستوں کے لئے جنہوں نے ابھی تک وعدہ نہیں بھجوایا

بعض مخلصین اپنی مالی مشکلات اور دنیوی غم و ہم کے باعث سال نو تحریک جدید پر دو ماہ کا عرصہ گذر جانے پر بھی وعدہ بھجوانے میں متامل ہیں۔ ان کے ازدیاد ایمان کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان پرور تقاریر میں سے چند اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں۔

"مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے!"

"جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد رکھے جانے کے مستحق ہیں!"

"مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے، اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا۔ کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں۔ انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ حالات میں سے گذرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی۔ اور وہ کامیاب ہوئے!"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر ہم کسی مزید تحریک کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اپنا وعدہ بھجوانے میں تاحال ہچکچاہٹ محسوس کرنے والے دوست فوراً اپنا عملی قدم اٹھا کر اپنے قوی الایمان کا ثبوت دیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

موصی حضرات کے حسابات کیوں غلط ہوتے ہیں

۱۔ بعض سیکرٹری صاحبان مال حصہ آمد کی رقوم بلا تفصیل داخل کرواتے ہیں۔ اور باوجود دفتر کے لکھنے کے اسم وار تفصیل نہیں بھیجتے۔

۲۔ بعض موصیوں کے نمبر وصیت نہیں ہوتے۔

۳۔ مستورات کے نام اور نمبر وصیت نہیں لکھے جاتے۔ بلکہ اہلیہ فلاں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح ریکارڈ سے بھی نمبر وصیت تلاش نہیں کیا جا سکتا۔

۴۔ بعض سیکرٹریان مال حصہ آمد اور حصہ جائیداد کی رقوم اکٹھی حصہ آمد یا حصہ جائیداد میں بھیج دیتے ہیں ان کی الگ الگ تخصیص نہیں کرتے۔

۵۔ بعض موصی احباب دیر تک اپنے حسابات چیک نہیں کرتے۔ اور اس طرح اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی تصحیح نہیں ہوتی۔

اگر موصی اصحاب اور سیکرٹریان مال ان امور کا خاص خیال رکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوست کو حساب غلط ہونے کا شکوہ نہیں ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

برائے توجہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ و قائدین خدام الاحمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی پاکستان میں جماعتہائے احمدیہ کی تعداد ۷۷۴ ہے۔ لیکن مجالس کی تعداد ۵۰۹ ہے۔ گویا ۲۶۵ مقامات میں مجالس قائم نہیں ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر جماعت میں جہاں پندرہ سے چالیس سال تک کے افراد موجود ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کا قائم ہونا ضروری ہے۔

تمام امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین اضلاع سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے علاقہ۔ ضلع اور جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ وہاں مجالس کا قیام فرمائیں۔ اور ان کا مرکز سے الحاق کرائیں۔

قائدین علاقائی و اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ اپنی رپورٹوں میں اس سلسلہ میں اپنی مساعی کا اندراج بھی کیا کریں۔ کہ ان کے علاقہ یا ضلع میں کتنے مقامات پر مجلس کا قیام نہیں ہوا۔ اور کیوں نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور اپنے اپنے مفوضہ فرائض کما حقہٗ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم تجنید مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا برادرم مکرم لطف الرحمٰن صاحب ناز کلرک دفتر تعمیر ربوہ کے بائیں بازو کا اپریشن مورخہ ۳/۱ کو ہوا تھا۔ مگر تاحال زخم میں افاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(عبد السلام ٹی سٹال غلہ منڈی ربوہ)

السنہ مختلفہ کے اجلاس میں شرکت کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

دنیا کی پچاس سے زیادہ مختلف زبانوں میں تقاریر کا امسال ریکارڈ بنایا جا رہا ہے۔ اور اس اجلاس میں شامل ہونیوالے احباب کی رنگین تصاویر بنائی جائیں گی جو احباب اس اجلاس میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان سے گذارش ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل ارشادات کا ترجمہ کرکے پندرہ جنوری تک مجھے بھجوا دیں۔

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اس راہ میں مرنا یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اس اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا۔ کہ وہ اس مہم عظیم کے رو براہ کرنے کیلئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو۔ اپنی طرف سے قائم کرتا سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کیلئے بھیج کر ایسا ہی کیا!"

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے۔ جبکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۰)

جن احباب کی طرف سے یہ ترجمہ نہیں پہنچے گا۔ ان کے متعلق سمجھ لیا جائیگا۔ کہ وہ اس اجلاس میں شامل نہیں ہو رہے۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

چندہ شرط اوّل و اعلان وصیّت

جو نئی وصایا دفتر بہشتی مقبرہ میں موصول ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض اس لئے مجلس کارپرداز میں منظوری کے لئے پیش ہونے سے رُکی رہتی ہیں۔ کہ ان کے ساتھ چندہ شرط اوّل و اعلان وصیّت ادا نہیں کیا جاتا یا موصی اصحاب اگر ادا کر چکے ہوں۔ تو مقامی سیکرٹری صاحبان مال کی طرف سے رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرنے میں تاخیر کی جاتی ہے۔ یا کبھی یہ صورت بھی ہو جاتی ہے۔ کہ رقم کو داخل خزانہ صدر انجمن مگر اس کی تفصیل نہیں آتی۔ ان میں سے کوئی بھی ایک بات ہو۔ اس کی وجہ سے وصایا کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کا موجب بن جاتی ہے اس لئے نظام وصیّت میں نئے شامل ہونیوالے اصحاب اپنی وصیّت کے ساتھ ہی چندہ شرائط اوّل (حسب حیثیت مگر کم از کم آٹھ آنے) اور چندہ اعلان وصیّت (ساڑھے چار روپے) مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر دیا کریں۔ یا اگر وہاں جماعتی نظام نہ ہو۔ تو براہ راست بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال کریں۔

لیکن اگر وہ مقامی سیکرٹری مال کو یہ چندے ادا کر دیتے ہیں۔ تو سیکرٹری مال کا فرض ہے کہ حتی الامکان بہت جلد ایسی وصول شدہ رقوم کو تفصیل کے ساتھ خزانہ میں داخل کر دیا کریں۔ تاکہ اس وجہ سے نئی وصایا کی منظوری حاصل کرنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ اور تاخیر کی وجہ سے موصی احباب پریشان نہ ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پُورے اموال پر زکوٰۃ ادا کیجائے

عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (مشکوٰۃ)

یعنی بشیر بن خصاصیہ نے بیان کیا۔ کہا ہم نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا کہ زکوٰۃ لینے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ تو کیا ہم اپنے مالوں میں سے اسی قدر چھپا لیا کریں۔ جس قدر کہ زیادتی کرتے ہیں؟ فرمایا ہرگز نہیں (یعنی مال چھپایا نہ کرو)

گویا زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اموال کو چھپانا اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اموال میں کشائش بخشی ہے۔ وہ اپنے اموال کا پورا جائزہ لے کر پوری زکوٰۃ ادا کیا کریں زکوٰۃ باقی اموال کو پاکیزہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ۔

یعنی ان کے اموال میں سے زکوٰۃ لیا کر تاکہ اس کے ذریعہ ان کو پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

"دولت مشترکہ کی ترقی دنیا بھر کے لئے مفید ہے"

افریقہ کے سفر پر روانہ ہونے سے قبل برطانوی وزیر اعظم کا بیان

لندن ۹ جنوری - دولت مشترکہ برابر وسعت پذیر ہے اور میرے خیال میں اس کی یہ ترقی صرف ممالک دولت مشترکہ کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے لئے مفید ہے - یہ الفاظ ہیں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکمیلن کے جو انہوں نے گزشتہ شب لندن کے ہوائی اڈہ پر اس وقت کہے جب آپ اپنے ۱۸ ہزار میل کے افریقی سفر پر روانہ ہونے کو تھے۔

وزیر اعظم مسٹر میکمیلن آئندہ مئی میں لندن میں منعقد ہونے والی دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کا ذکر کر رہے تھے آپ نے فرمایا - میرا یقین ہے کہ دولت مشترکہ اتنی ہی وسعت پذیر ہو گی جس قدر اس کے لئے عزم و ہمت سے کوشش کی جائے گی - ہم ایک دوسرے، ڈاک، تار اور دوسرے ذرائع سے مشورہ کرتے رہتے ہیں ہماری یہ مشاورت ہمیشہ جاری رہتی ہے مگر میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سے بھی زیادہ بہتر طریق سے مشوروں کی ضرورت ہے یہ ضرورت نئے اور پرانے ممالک دولت مشترکہ کے وزراء کے مابین ذاتی ملاقاتوں ہی سے پوری ہو سکتی ہے - اس طرح ہم باہم اگر اپنے تجربات اور خیالات سے آگاہ ہو سکتے ہیں اور واقفیت کو فروغ دے سکتے ہیں - اسی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سفر بہت قیمتی ہوتے ہیں مجھے امید ہے میرا موجودہ سفر بھی یقیناً افریقی ممالک کے مسائل میں برطانیہ کی دلچسپی اور ہماری ان ممالک کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کی خواہش کی ترجمانی کرے گا - اس سفر سے اس بات کی وضاحت بھی ہو گی کہ ہم افریقہ میں رہنے والے لوگوں کی خواہش کا احترام اور ان خواہشات کی تکمیل میں ہر ممکن امداد کرنے کے خواہش مند ہیں۔

مسٹر میکمیلن پہلے برطانوی وزیر اعظم ہیں جو اپنی وزارت عظمی کے زمانہ میں افریقہ گئے ہیں اپنے دو سال پیشتر کے ایشیا اور بحر الکاہل کے جزائر کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ ان کا ممالک دولت مشترکہ کا دوسرا عظیم دورہ ہے اس سفر میں آپ افریقہ کے چار ملکوں کا دورہ کریں گے امید ہے اس سال کے اختتام سے قبل نائجیریا کی فیڈریشن بھی دولت مشترکہ میں مکمل طور پر شامل ہو جائے گی آپ نے کہا رہوڈیشیا اور نیاسالینڈ کے بعض علاقوں میں برطانیہ بطور خاص ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں وہاں آئندہ سال یا دو سالوں تک مشکل مراحل کو طے کرنا ہے - میرا خیال ہے کہ میرا یہ سفر ان مراحل کے پس منظر کو بخوبی واضح کرنے میں مدد و معاون ثابت ہو گا۔

مگر ہمیں دوسرے لوگوں کی طرح صرف تاریک پہلو ہی کو سامنے رکھنا چاہیئے - یہ افریقہ کے لئے ایک ہیجانی دور ہے - نئی اقوام جنم لے رہی ہیں - اس ضمن میں برطانیہ کی حصہ کافی اہم ہے - میرا خیال ہے چند ہی لوگ اس سے انکار کریں گے کہ برطانیہ نے نہ صرف افریقہ بلکہ دنیا کے ایک بڑے علاقہ کے تعمیری استحکام میں بہت کچھ کیا ہے اس علاقہ کا نام ہے دولت مشترکہ۔

وزیر اعظم پانچ دن گھانا میں، ایک ہفتہ نائجیریا میں، ۹ دن رہوڈیشیا اور نیاسالینڈ کی فیڈریشن میں اور ۹ دن جنوبی افریقہ میں رہیں گے - مسٹر میکمیلن اور لیڈی ڈوارتھی میکمیلن ۱۵ فروری کو لندن واپس پہنچ جائیں گے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں - اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۵۵۳۰:- میں محمد دین ولد مستری نواب دین قوم مغل پیشہ کارپینٹر عمر ۲۷ یا ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۰/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری ماہوار آمد -/۸۵ روپے ہے اس کے علاوہ میری جائداد ایک پلاٹ قیمتی -/۳۰۰ روپیہ ٹالی اسٹیشن پر ہے اور ایک بھینس قیمتی مبلغ -/۷۰۰ روپیہ ہے - میں اپنی ماہوار آمدن اور اپنی موجودہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں - اس کے علاوہ اگر بعد میں میری آمدن بڑھ جائے یا اور جائیداد پیدا کر لوں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی [illegible] صدر انجمن احمدیہ ربوہ وارث ہو گی - میری موت کے بعد میرے ورثاء اس وصیت کے پابند ہوں گے -

العبد۔ مستری محمد دین محمد آباد اسٹیٹ
گواہ شد عبد القدیر شاہد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد
گواہ شد محمد عبد اللہ بقلم خود - محمد آباد اسٹیٹ وصیت نمبر ۷۷۵۴

نمبر ۱۵۵۳۱: میں عائشہ بی بی بیوہ چوہدری پیر بخش صاحب قوم جٹ سپرا پیشہ خانہ داری عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن دارالنصر ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں صرف حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے خاوند مرحوم سے وصول کر چکی ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی - نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی - اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بعد وصیت کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا -

الامۃ۔ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی بیوہ چوہدری پیر بخش صاحب
گواہ شد سردار احمد خادم پسر موصیہ -
گواہ شد - محمد بخش سیکرٹری مال - دارالنصر ربوہ

نمبر ۱۵۵۳۲:- میں حشمت بیگم زوجہ شیخ نذیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری جائیداد موجودہ حق مہر مبلغ چار صد روپے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے اور زیورات طلائی کڑے ۸½ تولے، کانٹے ۱½ تولہ انگوٹھی ایک تولہ۔ کل گیارہ تولے - موجودہ قیمت فی تولہ ۱۲۷ روپے - اس تمام جائیداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں - میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہو گی -

الامۃ حشمت بیگم
گواہ شد محمود احمد داؤد میڈیکل سروس سرگودھا
گواہ شد شیخ نذیر احمد خاوند موصیہ بلاک ۲۷ مکان ۱/۷۱ سرگودھا

نمبر ۱۵۵۳۳:- میں سعیدہ بیگم بیوہ ملک محمد فضل الہی قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۹ اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت زیور طلائی وزنی بارہ تولہ قیمت -/۱۰۸۰ روپے ہے - میں اس کے ۱/۳ (ایک تہائی) حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی - نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر اور جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔

الامۃ سعیدہ بیگم بقلم خود ۲۲ الور سٹریٹ اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور -
گواہ شد - بقلم خود محمد اشرف سیکرٹری مال ۴ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور -
گواہ شد:- محمد حسین الہی ولد محمد حسین خان ۲۲ الور سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور

محترمہ سلمٰی خاتون صاحبہ بیگم شیخ عبدالعزیز صاحب کی وفات

اناللہ وانا الیہ راجعون

ربوہ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے جج محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی ہمشیرہ محترمہ سلمٰی خاتون صاحبہ جو محترم شیخ عبدالعزیز صاحب لائل پور کی اہلیہ تھیں مورخہ ۹ جنوری ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ لاہور میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر قریباً پچاس سال تھی۔

مرحومہ موصیہ تھیں لہٰذا ان کا جنازہ مورخہ ۱۰ جنوری بروز اتوار لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ دیگر اعزا کے علاوہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب اور محترم شیخ عبدالعزیز صاحب بھی جنازے کے ہمراہ ربوہ تشریف لائے۔ اسی روز نماز ظہر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان دفاتر کے کارکنان اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے جنازے کو کندھا بھی دیا اور جنازے کے ہمراہ مقبرہ بہشتی بھی تشریف لے گئے۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آنے اور قبر تیار ہونے پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔

ادارہ الفضل اس صدمہ پر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب اور محترم شیخ عبدالعزیز صاحب اور ان کے جملہ افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

احباب جماعت بھی مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

اناج کی پیداوار بڑھانے کیلئے سارے وسائل کام میں لائے جائیں گے

نئے وزیر خوراک لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم کا اعلان

پشاور ۱۱ جنوری۔ نئے وزیر خوراک لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے اعلان کیا ہے کہ اناج کی پیداوار بڑھانے اور ملک کو غذائی اعتبار سے خودکفیل بنانے کے بعد اسے اناج برآمد کرنے والے ملک کی حیثیت دینے کے لئے ملک کے تمام وسائل کام میں لائے جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ حکومت نے خوراک کے مسئلہ کو بڑی فوقیت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

وزیر بحالیات نے پشاور سے کوئی اٹھارہ میل دور وارسک کی تین میل لمبی سرنگ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اقتصادی استحکام کا دارومدار دیہی علاقوں کی زرعی ترقی پر ہے۔ وزیر بحالیات نے کہا کاشتکاروں کو جدید طریقے بھی اختیار کر کے پیداوار بڑھانے کی تیاری کرنی چاہیئے ہمیں اپنے تمام وسائل بروئے کار لانا چاہیئیں اور زرعی پالیسی کو کھلوں منصوبے اور زبردست جوش و خروش سے کامیاب بنانا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کی معیشت بنیادی طور پر زرعی ہے۔ چنانچہ دیہاتی علاقوں میں سماجی زندگی کو صرف اسی صورت میں استحکام حاصل ہو سکتا ہے کہ انقلابی حکومت زرعی ترقی کو پوری توجہ اور اہمیت کا موضوع بنائے رکھے۔

دعائے مغفرت

میری تایازاد بہن امتیاز بتول صاحبہ مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۰ء کو سیالکوٹ میں انتقال فرما گئیں ہیں۔ احباب کرام ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اور جنازہ غائب بھی پڑھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ان کا صرف ایک ہی بچہ ہے وہ بھی آج کل بیمار ہے۔ احباب سے اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسلم فاروقی "استاد طلبہ" جامعہ احمدیہ ربوہ)